جنرل قاتل پرویز......گوئبلز کی بدروح

ڈاکٹر محمد عمر فاروق

حد ہوتی ہے ڈھٹائی کی بھی۔ جھوٹ یوں بولتے ہیں کہ جیسے اُن سے بڑھ کر کبھی کسی نے سچ بولا ہی نہیں۔ سابق جنرل پرویز مشرف نے حال ہی میں ایک ٹی وی چینل پر ایک ہی سانس میں کئی باتیں کہنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً یہ کہ: ''لال مسجد آپریشن میں بچے نہیں مارے گئے، نہ ہی وہاں بھاری ہتھیار اِستعمال ہوئے تھے۔ وہاں صرف بندوق کی گولیاں چلائی گئی تھیں۔ کوئی فاسفورس بم نہیں استعمال کیے گئے۔ لال مسجد آپریشن میں جانوں کے ضیاع کا افسوس ضرور ہے، لیکن شرمندگی کوئی نہیں ہے۔ اکبر بگٹی کے قتل پر بھی مجھے کوئی شرمندگی نہیں، وغیرہ۔''

پرویز مشرف کے جھوٹ سُن سُن کر جرمنی کے آنجہانی گوئبلز کا یہ فلسفہ بھی جھوٹ لگنے لگا ہے کہ ''جھوٹ اِتنا بولو کہ وہ سچ معلوم ہونے لگے۔'' یہاں معاملہ اُس کے اُلٹ ہے۔ پرویز مشرف کے چنگیزی کارنامے کس کو بھولے ہیں! جامعہ حفصہؓ کی سینکڑوں معصوم، باحیا اور بے گناہ بچیوں کا مقدس خون ابھی تک اُس کے ہاتھوں سے اتارے نہیں اتر رہا۔ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے طالبوں کے پاک اور پوتر لہو کے اڑتے ہوئے چھینٹے اب بھی اُسی ایک ہی قاتل کے وجود کا احاطہ کیے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اکبر بگٹی کے خلاف سفاکانہ کارروائی کو کون بھول پایا ہے؟ اور اَمریکی ڈالروں کے عوض لاپتہ کیے جانے والے والدین کے ہزاروں لختِ جگر کیسے فراموش کیے جاسکتے ہیں!

آج کل پاکستان جن امریکی مظالم کا شکار ہے۔ اِس ''کارِخیر'' کی بنیاد پرویز مشرف کے ہی دورِاقتدار میں رکھی گئی تھی کہ جب امارتِ اسلامیہ افغانستان کو تباہ کرنے کے لیے پاکستانی حکومت کا غیر مشروط تعاون جارج بش کے قدموں میں رکھ دیا گیا تھا۔ اُسی وقت سے امریکی جہازوں نے ہمارے ملک کے ہوائی اڈوں سے اُڑانیں بھر بھر کر افغانستان کے مسلمانوں کو خاک وخون میں تڑپانے کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، وہ آج بھی تعطل کے بغیر جاری ہے اور موجودہ حکمرانوں کی عنایتوں کے طفیل امریکی حوصلہ پاکر اَب ڈرون حملوں کے ذریعے درجنوں پاکستانیوں کو روزانہ شہید کر رہے ہیں اور ''ڈُومور'' کا تقاضا ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آرہا۔

ایک طرف پرویز مشرف کا دعویٰ ہے کہ ''وہ سیّد ہیں۔ اُن کے لیے خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا گیا اور یہ بھی کہ انھوں نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔'' دوسری طرف انھوں نے دھڑلے سے بارہا یہ اعترافات بھی کیے ہیں کہ ''انھیں موسیقی بہت پسند ہے۔ اُن کی والدہ بہترین طبلہ نواز ہیں اور وہ اب بھی صبح اٹھ کر ریاض کرتی ہیں۔ وہ کتوں کے

ساتھ کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ کمال اتاترک اُن کے آئیڈیل ہیں، وغیرہ۔'' اِس مجموعۂ اضداد شخص نے ہی امریکہ کے آگے لیٹ کر اُسے افغانستان پر چڑھائی کا موقع دیا تو پھر امریکہ نے اِسی بنیاد پر ایک قدم مزید بڑھایا اور دوسرے اسلامی ملک عراق کو آہن و بارود سے خاکستر کر دیا۔ ظلم کا یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ داڑھی، پگڑی اور اسلام کو دہشت گردی کی نمایاں علامت بنا دیا گیا ہے۔

کون آگاہ نہیں کہ آں محترم ہی نے فرزندِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ایٹم بم بنانے کی سزا ٹیلی وژن پر ناکردہ گناہ کی معافی مانگنے کی صورت میں دی۔ جب کہ ہندوستان نے اپنے سائنسدان ڈاکٹر عبدالکلام کو ملک کا صدر بنا کر اُس کی عزت بڑھائی تھی۔ پرویز مشرف ہی نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالے کیا اور عوضانہ ڈالروں کی صورت میں وصول کیا۔ بلوچستان میں فوجی آپریشن کیے اور سیاسی مسائل کو بندوق کی گولی سے حل کرنے کی روایت قائم کی۔ اکبر بگٹی کو موت کے گھاٹ اتار کر وہاں لامتناہی بدامنی اور لسانی و صوبائی تعصب کے عفریت کو بے لگام کر دیا۔ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں آرمی آپریشن کے ذریعے اپنے ہی شہریوں کو اَپنی ہی گولیوں سے ہی چھلنی کیا جاتا رہا اور دوسری طرف اسلام آباد میں صدر اور وزیر اعظم کی رہائش گاہیں شراب و شباب سے گناہ آلود کی جاتی رہیں۔ موسیقی کے رسیلے پروگراموں اور مست، تھرکتی جوانیوں کے سنگ اپنی راتیں رنگین کی جاتی رہیں۔ اپنی ہوس پرستی کے جواز کے لیے حدود آرڈیننس میں من پسند ترامیم کر کے اسے عملاً غیر مؤثر کرنے کا سہرا بھی جناب پرویز مشرف کی مخمور اور فسق آمیز مسخ فطرت کا کارنامہ ہے۔

الیکٹرانک میڈیا، انٹرنیٹ اور موبائل کی بے ہنگم آزادی کو رواج دے کر پوری قوم کو جنسی تلذذ اور حرص و ہوس کا رسیا بنانے کی کوششوں کا آغاز بھی آں جناب کے عہدِ اقتدار میں ہی ہوا۔ دینی مدارس کو دہشت گردی کے مراکز بنا کر متعارف کرانے کی اولین مساعی بھی آپ ہی نے فرمائی تھیں۔ سرکاری اداروں میں اعلیٰ مناصب اور آرمی میں تعینات باعمل مسلمان افسران کو چن چن کر نکالا گیا اور باطل قوتوں کے احکام کی بن کہے بھی تعمیل کی جاتی رہی۔ ایجنسیوں کے ذریعے معصوم افراد کو اُٹھوا کر عقوبت خانوں میں زندگی و موت کی کش مکش میں مبتلا کر کے اُن کے خاندانوں کو جیتے جی زندگی کی خوشیوں سے ہی محروم کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ سال ہا سال گزرنے کے بعد بھی متاثرہ خاندان کی نگاہیں آج بھی اپنے پیاروں کو ایک نظر دیکھنے کے لیے گھر کی دہلیز پر جمی ہوئی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد عدلیہ سے ہی افراد کی بازیابی کی امید کے سہارے زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔

یہ سب کچھ کر گزرنے کے بعد بھی پرویز مشرف کسی پشیمانی یا پچھتاوے کی بجائے ہٹ دھرمی کے ساتھ اپنے اِن اقدامات پر فخر سے اِتراتے ہیں۔ آج بھی وہ رقص و سرود سے جی بہلاتے ہیں اور شاموں کو رنگین بناتے ہیں۔ جن لوگوں سے گناہ یا جرائم سرزد ہوتے ہیں۔ ایک وقت ضرور آتا ہے کہ وہ اپنے کیے پر نادم ہو جاتے ہیں۔ توبہ، استغفار کرتے ہیں۔ اپنے رب سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں اور متاثرہ افراد سے بھی دست بستہ معاف کر دینے کے طلب گار ہوتے ہیں،

لیکن معافی کی توفیق بھی طلب سے مشروط ہے۔ دل میں معافی کی طلب ہی پیدا نہ ہو تو پھر آدمی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے جرائم اور اللہ سے بغاوتوں پر اَکڑتا ہے اور اپنے ہر غلط کام کو درست کہہ کر لوگوں کے سامنے اپنی انا، نخوت اور غرور وتکبر کے کھوکھلے دعوے کرتا ہے۔

حالانکہ تکبر، غرور، اکڑ، بڑائی اور کبریائی صرف اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عظیمہ ہیں اور یہ اُسے ہی زیبا ہیں۔ قادر مطلق کو عجز و انکسار ہی پسند ہے۔ فرعونوں اور ہامانوں کو تو وہ پلک جھپکنے سے پہلے ہی نابود کر دیا کرتا ہے۔ جناب پرویز مشرف! بہت ہوچکی، اب بس کر دیجیے۔ اگر آپ کو اللہ کی ذات اور روزِ آخرت پر یقین ہے جیسا کہ آپ مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں تو آپ اللہ سے معافی مانگیے اور اُن لوگوں سے بھی اپنے گناہ بخشوائیے کہ جو آپ کے دستِ ستم کا نشانہ بنے تھے۔ اِسی میں آپ کی دنیا کی فلاح اور آخرت کی کامیابی ہے۔ بصورتِ دیگر اللہ کا انصاف تو ہو کر ہی رہنا ہے۔ اُس کے انصاف کے ترازو میں سے تو ایک ایک نیکی اور ایک ایک بدی تُل کر سامنے آجائے گی۔ میزانِ عدل کے قیام سے پہلے توبہ کیجیے۔ موجودہ امریکی و یورپی سہارے عارضی و ناپائیدار ہیں۔ ایک نظر پلٹ کر دیکھیں: روم و فارس مٹی میں مل چکے۔ فرعون، ہامان، چنگیز اور ہلاکو خان کی ہیبت و جبروت افسانہ ہوچکی۔ قرآنی فیصلہ ہے کہ دن لوگوں میں بدل دیے جاتے ہیں اور ہاتھی والے اَبابیلوں کے ذریعے کھائے ہوئے بھس کی طرح عبرت کا نشان بنا دیے جاتے ہیں۔ پس جھٹلانے والوں کے انجام پر نظر کیجیے۔ آپ خود صدارت سے معزول ہوکر پاکستان سے باہر رہنے پر مجبور ہیں۔

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہَمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی، باقی بُتانِ آذری